رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۰ ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ یکم مارچ ۱۹۱۲ء نمبر ۹

سکولوں کی کتابیں

اردو

اردو کی پہلی کتاب ۱/

اردو کی دوسری کتاب ۲/

اردو کی تیسری کتاب ۳/

اردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اردو کی دوسری کتاب ۳/

رومن اردو کا قاعدہ بکنگ صاحب کا ۲/

فارسی اردو کا قاعدہ ۶ پائی و ۱/ +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .... عہ/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی .... عا/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۸/

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۵/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	۵عہ
پورا کالم	للعہ	۵عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	۱۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے۔ قیمت ۴/ +

حل مشکلات } پروفیسر حمیس صاحب۔ آر حصّہ اوّل۔ ۶/ +

تحقیقِ بائیبل } مصنفہ مرقس داؤد صاحب۔ ۴/ +

طالبانِ حق } کینن فیبر صاحب ڈی۔ڈی۔ ۹/ +

رہنمائے تعلیم۔ ۴/ +

ویدک شائستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۲پائی +
رومن اردو	قیمت	۲پائی +
گورمکھی	قیمت	۲پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	ا/ +
تواریخ بائیبل	قیمت	عہ/ +
حیاتِ مسیح	قیمت	۱۲/ +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸/ +
سبد وغزلیں اُردو	قیمت	ا/ +
گورمکھی	قیمت	ا/ +

مس لوئیس مارسڈن صاحبہ کی تصنیفات

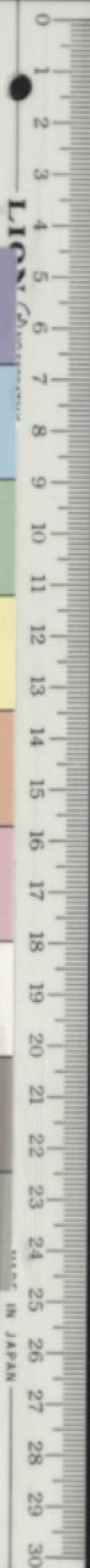
کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲۔ تلاش حق اُردو ورومن اُردو ۲/ ۲/ +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳/ ۸/ رومن اُردو ۸/ +
۴۔ عزّت بے مثال اُردو ۳/ ۵/ رومن اُردو ۸/ +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴/ +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ا/ +
۷۔ بچوں کی پرورش ا/ +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ا/ +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کُتب

۱۔ اسلام میں مسیح ۱/ +
۲۔ ینابیع القرآن ۳/ +
۳۔ بائیبل یا قرآن ۱۰/ +
۴۔ سیرِ ہند معہ تصویرات اُردو صہ/ +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲/ +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲/ +
۷۔ ردِّ تناسخ ۴/ +

یہہ کتابیں کرسچن ٹِک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۲ مارچ ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

شمالی اور جنوبی امریکہ کے درمیان جو نہر پناماں کٹ رہی ہے اُس میں سے گذرنے میں اسباب پر ۲ روپیہ فی ۴۸ من وزنی اسباب پر محصول لگے گا۔

جزیرہ سکاٹرہ پر جو انگریزی جہاز شکست ہونے پر لوٹا گیا تھا اسکے لئے غالباً سکاٹرہ کے سلطان کے پاس دو ایک انگریزی جنگی جہاز بھیجے جاویں گے تاکہ سلطان سے اُس کا معاوضہ حاصل کریں اور سلطان کو ہدایت کریں کہ آئندہ کو کبھی اُن کی رعایا ایسی حرکت نہ کرے۔

الہ آباد میں روس کے پہلوان کرمان اور لاہور کے پہلوان پیر بخش کی کشتی ہوئی۔ جس میں پیر بخش نے روسی پہلوان کو مغلوب کیا۔

برہماں کی فصل چاول میں اس مرتبہ ۴ ہزار ۳ سو ۱۱ ایکڑ کمی ہے۔ اندیشہ ہے کہ اس وجہ سے وہاں پر چاول کی گرانی ہوگی۔

رنگون سے خبر آئی ہے کہ جزیرہ چیڈوبا کے نزدیک اس کے جنوب میں ایک نیا جزیرہ بنتا جاتا ہے۔ جو آج تک آدھ میل لمبا بن چکا ہے۔ نہ معلوم اور کتنا بڑا ٹاپو بن رہیگا۔

پرتگال سے خبر آئی ہے کہ کسی نے فوجی افسر پر بمب کا گولہ پھینکا۔ جس پر گورنمنٹ نے حکم دیا کہ فوجیں اگرلسبن میں باغی لوگوں کو پکڑیں اور پہلے روز ۱۵۰ آدمی پکڑے گئے۔ اور جہازوں پر بھیجدیئے گئے۔ اب سنا جاتا ہے کہ ایک ہزار آدمی اور پکڑ کر بھیجے گئے ہیں۔ اور اب وہاں امن و امان ہوگیا ہے۔

مشرقی بنگال اور آسام سے رپوٹ آئی ہے کہ وہاں چاول کی فصل کٹ گئی ہے اور گذرے سال کی نسبت اس سال بہت زیادہ جنس پیدا ہوئی ہے۔

گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ جزیرے لکادیو اور منی کائے شامل احاطہ مدراس کئے گئے اور اب سے وہ گورنمنٹ مدراس کی نگرانی میں رہینگے۔

آگرہ کی ایک دیسی عیسائی کی ۹ سالہ لڑکی سکول جاتی تھی آیت وار سے گم ہے معلوم نہیں کہ کون لیگیا ؟

والاپاور (مالابار) میں سخت بلوہ ہوا۔ دیسی عیسائیوں کا جلوس مسجد کے سامنے سے گذرتا تھا۔ سوپلے آپڑے ۔نیلور کے انسپکٹر مال مسٹر ڈیوڈ کی اہلیہ اور دو لڑکے ایک لڑکی آیت وار کی رات کو بیدردانہ قتل کئے گئے۔

شہنشاہ معظم کے داخلہ ہند کی مبارک یادگار میں اپولو بندر بمبئی میں ایک عمارت سنگ مرمر کی تعمیر کرینگے تخمینہ اخراجات ۸ لاکھ گورنمنٹ انڈیا دو لاکھ دیگی۔ اور گورنمنٹ بمبئی ۳ لاکھ ۔ کارپوریشن بھی دیگی۔

لالہ سائیں داس صاحب بجائے لالہ ہنسراج صاحب پرنسپل ڈی۔ اے وی کالج مقرر کئے گئے ہیں۔

پشاور سے خبر آئی ہے کہ بارہ گھنٹہ تک لگاتار بارش ہوئی اور میں بھی بادل چھائے تھے۔

پنجاب میں ڈنلاپ سمتھ کے چندہ یادگار سے ایک ٹیکنیکل وظیفہ قائم کیا گیا ہے۔ سرمایہ ۲۰۰ ۴۴ روپیہ ہے۔

کلکتہ یونیورسٹی میں دو پروفیسر اضافہ کرینگے۔ تنخواہ ایک ایک ہزار روپیہ ماہوار ہوگی۔ ایک پروفیسر تاریخ قدامت کا ہوگا۔ دوسرا پروفیسر ریاضی کا ہوگا۔ بطور یادگار شاہی کے

آسٹریلیہ کی چینی آبادی پھولے جاموں نہیں سماتے ہیں کہ چین میں جمہوری سلطنت قایم کی گئی ہے۔

پورٹ آرتھر سے جاپانی فوج کی ایک رجمنٹ بھیجی گئی۔ وہ سوبہ ہوا کو چین سے محفوظ کریگی۔

لنڈن سے ریڈ کریسینٹ کی مشن ٹریپولی کو روانہ ہوئی وہاں مجروح ترکوں و عربوں کا معالجہ کریگی۔

جاپان نے ۱۳½ کروڑ روپیہ کے قرض کا انتظام برٹش فرنچ اور امریکن ساہوکاروں سے کیا۔ اس قرضہ سے ٹوکیو میں ٹرمیوے و برقی روشنی کی تکمیل کرینگے۔ سود پانچ فیصدی ہوگا۔

اخبار کی بہار

امریکہ کے صوبہ برٹش کولمبیا میں ایشیاتی لوگوں کے داخلہ کی بندش کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔

قاہرہ سے ایک پیغام روما میں پہونچا کہ صوبہ یمن میں بھی پھر خانہ جنگی و سرکشی پیدا ہو گئی ہو۔

ٹرکی نے امام یحیٰی کو سردار یمن قرار دیا تھا لیکن دیگر افسران اس سے فرنٹ ہو گئے۔ امام الدوحیانی نے غلبہ پایا اور امام یحیٰی کو بھاگ کر قلعہ میں جو صنعاء ہے پناہ لینی پڑی۔

چین کی بڑی مہارانی صاحبہ کے پاس جس قدر زر تھا وہ سب انگلستان کے بنکوں میں جمع کیا جاتا ہے۔

ایران کو بالفعل ۲۰ لاکھ روپیہ قرضہ دینگے۔ اس میں نصف روس اور نصف برٹش دیگی۔ برٹش کے پندرہ لاکھ میں ساڑھے سات لاکھ ہندوستان دے گا۔ اتنا ہی خزانہ ہوم دیگا۔

چینی انقلاب حکومت کی کارروائی طے پائی ہے۔ یہاں جنتری کا حساب مطابق یورپین رکھیں گے۔ قدیم طریق شمسی۔ قمری۔ تاریخوں کا ۴۰۰۰ سال سے جاری تھا۔ جو آئندہ موقوف کیا گیا ہے۔

رنگون میں خلائیلہ کمپنی کی ایک دخانی کشتی چٹان سے ٹکرا کر غرق ہو گئی۔ نقصان جان عظیم ہے۔ اس کشتی میں ۹۰ مسافر سوار تھے پچاس سے زیادہ ڈوب مرے یہ سوم مارچ کی شام کو تھا

شملہ اور کلو کے درمیان ایک نئی سڑک منظور ہوئی ہے۔ جس سے بہت آسانی سے کلو کے مشہور پھل پنجاب میں آسکیں گے

مسٹر نارمن کلکتہ سے موٹر میں دہلی تک گئے اور دہلی سے انبالہ اور لودیانہ۔ فیروزپور اور لاہور ہو کر۔ پشاور اور درہ خیبر تک گئے اور اکثر جگہ میں ۲۰ میل فی گھنٹہ اُن کی رفتار رہی۔

جو فرمان بطور اعلان چین کی سابق سرکار کی طرف سے ملک چین میں دیا گیا ہے وہ ذیل میں درج ہے۔ "ظاہراً ہمارے ملک کے زیادہ تر لوگ جمہوری سلطنت کے خواہشمند ہیں اور لوگوں کی خواہش میں خدا کی مرضی ظاہر ہوتی ہو ہم کو نہیں چاہئے کہ کروڑوں آدمیوں کی مرضی کو رد کریں۔ تاکہ ایک خاندان کا فائدہ ہووے۔ بس بڑی مہارانی اور ہم بادشاہت لوگوں کو سپرد کرتے ہیں۔ اور حکم دیتے ہیں کہ یوآن شیکائی انتظام کریں۔ باغیوں کے ساتھ جیسے ایک بڑی جمہوری سلطنت قائم ہووے جس میں تمام منچو اور چینی۔ منگولی مسلمان اور تبتی شامل کئے جاویں"۔

جمہوری سلطنت میں نمونہ امریکہ کا لیا گیا ہے۔ لیکن پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ کانگرس چنا کریگی۔ ان قوانین میں درج ہے کہ سب مذہبوں کو آزادگی دیجاویگی اور کچھ عرصہ کے لئے سبھوں کو فوجوں میں مجبوراً داخل ہونا پڑے گا۔

سر آغا خاں کے مریدوں نے اخباروں میں اشتہار دیدیئے ہیں کہ ہم کو آئندہ کوئی ہندو نہ کہے۔ بلکہ ہم خاص شیعہ امامی اسمٰعیلی فرقہ کے ممبر ہیں۔ بہتر ہو کہ ہندوانہ نام چھوڑ کر اسلام نام اختیار کریں۔ تاکہ آئندہ کے واسطے یہ شبہ اٹھ جاوے۔

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی گئی ہے کہ ریاست میواڑ میں ایک جگہ مسلمان اپنی مسجد میں اذاں کہنے کے سبب قید کئے گئے ہیں۔ کیا میواڑ میں مذہبی تعصب تاحال اس قدر بے جا جوش میں ہے۔ گورنمنٹ کو چاہئے کہ مناسب دخل دے کر اس ظلم کو دور کرے۔

جنگ طرابلس برابر جاری ہے۔ کنارے کے شہروں پر اطالیہ قابض ہیں۔ اندرون عرب اور ترک ڈیرے جمائے ہوئے ہیں۔ اگر اطالیہ آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو عرب سختی سے حملہ کر کے پیچھے ہٹا دیتے ہیں۔ اور اگر عرب شہروں پر حملہ کرتے ہیں تو اطالیہ اُن کو پسپا کر دیتے ہیں۔ طرفین کا نقصان ہوتا ہے۔ جو خبریں روما کے ذریعہ سے آرہی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۳ فروری کو عربوں نے درنہ پر تین شدید حملے کئے مگر پسپا ہوئے۔ تین اطالیہ اور ۲۰۰ ترکی قتل ہوئے۔ جو خبریں اسلامی اخبارات کے ذریعے سے آرہی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان نے پختہ ارادہ کیا ہے کہ اطالیہ نے بحرہ قلزم کے نا درر پر جو گولہ باری کی ہیں۔ اُس کے جواب کے ٹرکی کے اٹالین بنک بند کئے جائیں۔ اور اٹلی والوں کو ٹرکی سے خارج کر دیا جاوے

دربار دہلی پر ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔

خان صاحب ہوتی جن پر دو یورپین لڑکیوں کو اغوا کرنے میں مدد دینے کا الزام عاید کیا گیا تھا بمبئی ہائیکورٹ سے عزت کے ساتھ بری کئے گئے ہیں۔

جنگی سپاہیوں کے تیز کوچ کے واسطے ایک قسم کی لکڑی کے تختے ایجاد کئے گئے ہیں جو پاؤں سے باندھے جاتے ہیں۔ اور اُن کے ذریعہ سے سپاہی ریل کے برابر تیز چلتے ہیں۔

ولایت میں چقندر کی فصل خراب ہونے کی وجہ سے امسال ہندوستان شکر بہت کم آئی ہے۔ چنانچہ گذرے سال ماہ دسمبر میں ۴۲ ہزار من سے زیادہ شکر ہندوستان میں بھیجی گئی تھی۔ مگر امسال ایک ہزار ۵۹۶ من بھیجی گئی ہے جس کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ ابھی کچھ عرصہ تک شکر کی قیمت بڑھی ہی رہیگی۔

ایک ہندوستانی یہودی نے یروشلم کے جیوش کالج کے لئے ۸۰ ہزار روپیہ دیئے ہیں۔ اُمید ہے کہ اس رقم سے ملک کنعان میں یونیورسٹی قایم ہو سکیگی۔

ریل کی آمدنی گذرے سال کی نسبت اپریل سے جنوری ۲۰ تک) قریباً ۲ لاکھ زیادہ ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۵

یہ فقرہ کہ کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی"۔ اور اُس کے قبل کا فقرہ کہ "سب چیزیں اس سے موجود ہوئیں"۔ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے بلکہ صاف اظہار ہے کہ تمام مخلوقات کا خالق وہی کلمہ تھا اور وہ کلمہ خدا تھا۔ یہ بیان الہامی ہے۔ کیونکہ بغیر خدا کے الہام اور مکاشفے کے کون بشر جان سکتا ہے کہ یہ دنیا کیونکر اور کس طرح سے عرصۂ ہستی پر آئی اور ایسا صاف اور واضح بیان دنیا کی پیدائش کا اور کسی کتاب میں پایا نہیں جاتا۔ اگر زبور کی کتاب اور دیگر کتب انبیا کا مطالعہ کرو تو وہ بھی دنیا کی ہستی کو خدا کے کلمہ قدرت سے بنا ہوا ثابت کرتی ہیں اور وہی کلمہ خداوند یسوع مسیح صورت و شکل انسانی میں وقت مقررہ پر ظاہر ہوا اور مظہر خدا ٹھہرا۔

ذیل کی آیتوں کا ملاحظہ کرو۔

خداوند کے کلام سے آسمان بنے اور اُن کے سارے لشکر اُس کے منہہ کے دم سے زبور ۳۳: ۶ ساری زمین خداوند سے ڈرتی ہے۔ اور جہاں کی ساری آبادی اُس کا ڈر مانے کہ اُس نے کہا اور وہ ہوگیا۔ اُس نے فرمایا اور وہ برپا ہوا۔ زبور ۳۳: ۸-۹ اے آسمانوں کے آسمانوں اور اے پانیوں جو آسمان کے اوپر ہو تم سب اُس کی ستائش کرو۔ وے خداوند کے نام کی ستائش کریں کہ اُس نے حکم دیا اور وے سب موجود ہوگئے زبور ۱۴۸: ۴-۵

ہمعصر پیسہ اخبار مطبوعہ ۸ فروری ۱۹۱۲ء میں مذہبی جملوں کی مدافعت کے عنوان سے ایک نوٹ شایع ہوا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ "اسلام ایک نہایت طاقتور استحاد و اخوت ہے جو دنیا نے کبھی دیکھی ہے"۔ یہ قول کسی اہل جرمن کا تھا اس پر ایڈیٹر صاحب کا حاشیہ یہ چڑھا ہے۔ "کہ لیکچرار اس استحاد کا نہایت وسیع عنصر یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے مذہب ایک نہایت بے بہا چیز ہے اور وہ کسی حالت میں اسے ترک نہیں کرنا چاہتے"۔ ہمارے خیال میں یہ مرنے اور مارنے کا اصول جس کو دوسرے الفاظ میں جہاد مذہبی کہتے ہیں مراد ہے۔ یہ اصول دین اسلام کا ہے۔ مگر یہ جبر اور ظلم کا اصول ہے جس کو خدا منظور نہیں کرتا نہیں تو انسان کی فعل مختاری کا خاص اور ضروری اصول رد کرنا پڑیگا۔ خدا نے انسان کو ضمیر عطا کیا ہو اور بلا مداخلت وہ انسان کو دنیا میں آزاد سمجھ کر فعل مختار بنا کر نیکی اور بدی کے فعلوں کا ذمہ وار گردانتا ہو اور اگر وہ زبردستی راہ راست پر لانا چاہتا تو بغیر مشکل ہی کیا تھی بزور وہ تمام انسانوں کو ایک دم اپنی مرضی پر چلا لیتا۔ پر ایسا نہیں ہے۔ خدا نے پوری ذمہ داری کا بوجھ انسان کے اوپر رکھا ہوا ہے۔ اور اسی لئے وہ عدالت کے لئے انسان کو روز حشر میں لادیگا۔ اور اسوقت نیکوں کو جزا اور بدوں کو سزا دیکر اپنے عدل کو پورا کر کے دکھلائیگا۔ اگر خدا اس میں مداخلت کرے اور جبر کو کام میں لاوے تو یہ تمام کارروائی معدوم ہو جاویگی۔ جبر اور ظلم سے استحاد و اخوت معلوم نہیں کس طرح سے قایم ہو سکتا ہے؟ اہل اسلام کے تمام فرقے جو اس مذہبی جہاد میں متفق اور یکدل ہو جاتے ہیں۔ یہ ہی تو اعتراض کی بات ہے اس کو استحاد و اخوت نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ ایک خلاف کلام الٰہی فعل ہے۔ اسی سبب سے آجکل کے نئی روشنی والے مسلمان جہاد کی مخالفت کرنے لگ پڑے ہیں اور صاف کہنے لگ پڑے ہیں کہ اسلام میں جہاد درست نہیں ہے پر پچھے مسلمان اب تک مقر ہیں کہ ضرور جہاد کا اصول اعظم ہے اس مضمون پر ہم پھر کسی وقت مفصل لکھینگے۔

ہمعصر پیسہ اخبار مطبوعہ ۸ فروری ۱۹۱۲ء میں "اسلام پر ایک جرمن کی رائے" کے عنوان سے ایک نوٹ درج ہوا ہو جس میں ذیل کی تحریر شایع ہوئی ہو کہ سٹوڈینٹ والنٹیر مشنری یونین کی کانفرنس منعقدہ لورپول میں ۵ جنوری گزشتہ کو ہیر کے ایکنیفلڈ جرمن برلن مشنری سوسائٹی نے مسئلہ اسلام پر ایک وسیع ایڈریس دیا۔ جس میں اگرچہ مشنری جماعتوں کو اہل اسلام میں تبلیغ دین عیسوی کی گرم کوشش کرنے کی معمولی ترغیب دی گئی تھی۔ لیکن دین اسلام کے محاسن اور عیسائیت کے مقابلے میں اُس کے فتح مند ہونے کا بھی کھُلے دل سے اعتراف کیا گیا تھا۔ ہیر ایکنیفلڈ نے دکھلایا کہ غیر مسیحی دنیا کا ایک پانچویں سے زیادہ حصہ مسلمان ہو۔ اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے سامنے تاریخ عالم کے عظیم الشان معرکوں میں عیسائیت نے شکست کھائی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو یہ فریب دینا چھوڑ دیں کہ اسلام کی فتوحات تلوار کی وحشیانہ طاقت کے ذریعہ سے حاصل کی گئیں"۔ یہ ایک شخصی رائے ہے تمام مسیحیوں کی یہ رائے نہیں ہو سکتی۔ ہمارے خیال میں اسلام عیسائیت کا مقابلہ نہیں کر سکتا چاہے وہ تمام دنیا میں پھیل کیوں نہ جاوے۔ عیسائیت کو اسکے مقابلے میں شکست نہیں ہو سکتی۔ عیسائی مذہب کی تواریخ اور اسلام کی تواریخ کا مقابلہ کر کے دیکھو تو بخوبی واضح ہو جاویگا کہ دونوں مذاہب میں کیا فرق ہو۔ دنیا میں بعض مذہب کس قدر پھیل چکے ہیں پر اُن کا حشر آخر کار کیا ہوا؟ بدھ مذہب کا حال دیکھو۔ جین مذہب کا حال دیکھو۔ پر آج اُن کے حشر کو دیکھو۔ اسی طرح سے اسلام کا بھی حال ہوگا۔ اور حق مذہب ہی دنیا میں قایم و برقرار رہیگا۔ خواہ وہ کتنی دھیمی رفتار سے ترقی کیوں نہ کرتا ہو؟

....

آگے چل کر ہمعصر "مذہبی حملوں کی مدافعت" کے عنوان سے ذیل کی عبارت تحریر کرتا ہے کہ فاضل لیکچرار نے یہ بات تسلیم کی کہ انجیل کو مسلمانوں تک پہونچانے کی مسرت آمیز مستعدی کے بجائے مسیحیت پر صدیوں سے یہ خوف چھایا ہوا ہو کہ کہیں اسلام کے بلغار سے وہ خود مغلوب نہ ہو جاوے"۔

یہ اندیشہ لیکچرار صاحب کو ہوگا۔ مگر عیسائی مذہب کا یہ خیال نہیں ہو۔ عیسائی مذہب تو تمام عالم کو مژدہ نجات بخش رہا ہے۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ تو پھر مسیحیت کو کون ڈرا سکتا ہے؟

ہمعصر انڈین وٹنس مطبوعہ ۲۳ جنوری ۱۹۱۲ء میں پادری جے ڈبلیو سیمنس ساکن کلکتہ نے ہند میں آئندہ کلیسیا کے عنوان سے دو کالم کا ایک مضمون لکھا ہے جس میں اُس نے بڑا زور دیا ہے کہ آئندہ کلیسیا کی بنیاد آجکل کے مسیحی نوجوان ہیں اور وہ بچے ہیں جو اب مسیحیوں میں موجود ہیں اس لئے اُن کی تعلیم و تربیت کا بڑا خیال رکھنا چاہئے اور خاص زور دیسی سکول کے مسیحی طلبا کی طرف لگایا گیا ہے۔ یہ مضمون بہت مفید ہے۔ اس کے آخر میں صاحب موصوف بہت موثر فقروں میں مسیحیوں کو بیدار کرتے ہیں کہ "اسلام بیدار ہے ہندو اُبھرے ہوئے ہیں۔ کیا ہم مسیحی سست ہو رہیں اور اپنے ملک کے لوگوں کو جو قدرے بیداری کی حالت میں آتے ہیں مسیح کو پیش نہ کریں۔ جس نے یورپ کو بچایا ہے وہ تمام دنیا کا بچانے والا خداوند یسوع مسیح ہے۔ وہ ہندوستان کا بھی بچانے والا ہے۔ لیکن ہندوستان میں مسیحیت کی اشاعت ملک ہند ہی کے لوگوں سے ہوگی"۔

ہمارے خیال میں بھی پادری صاحب کا فرمانا بالکل درست ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کے دیسی مسیحی اشاعت عیسوی کو اپنا کام سمجھیں اور اس کو محض یورپین اور امریکن مشنریوں ہی کا کام نہ خیال کریں۔ بلکہ اس مبارک خدمت کو اپنے ہی ہاتھوں میں لے لیں۔ کیونکہ جیسا ان ممالک کے مسیحیوں نے دین عیسوی سے فیض حاصل کرکے اُس کی اشاعت میں یہاں سعی و کوشش کی ہے اور برکتوں پر برکتیں حاصل کیں ہیں تو کیا اب ملک ہند کے دیسی مسیحی بھی ان برکتوں کو زیادہ اور زیادہ حاصل نہیں کرسکتے ہیں جو اشاعت عیسوی کے مبارک کام کے عوض انکو مل سکتی ہیں؟ ضرور وہ کرسکتے ہیں۔ اور اب وقت ہے۔ اس لئے اے مسیحی بھائیو بیدار ہو جاؤ اور اس خدمت کو بڑے جوش اور سرگرمی سے اپنا سمجھکر فوراً دل و جان سے کرنے لگ جاؤ تو آسمانی برکتوں کی بارش آپ پر نازل ہو جاویگی۔ کیونکہ خدا کے وعدے سب کے حق میں یکساں ہیں۔ وہ اپنے وعدوں میں صادق القول ہے۔ خدمت کرو اور وعدوں کی برکت حاصل کرو۔

اخبار نور افشاں کی اصل غرض محض بشارت انجیل اور مژدہ نجات کو بذریعہ اس پرچہ کے تعلیم یافتہ لوگوں تک پہونچانا ہے اور اس بڑے کام کے انجام دینے کے لئے اکیلا ایڈیٹر کچھ نہیں کرسکتا اسلئے نہایت ضروری ہو کہ لائق و فائق اور عالم و فاضل مسیحی جن کو خداوند کی روح کا اعلےٰ انعام جو عالم بالا کی خاص قوت ہے عطا ہوچکا ہے۔ اپنی زبردست قلموں کو ہاتھوں میں پکڑیں اور عمدہ اور عالمانہ دلائل اور براہین سے بشارت انجیل کے متعلق اشاعت عیسوی کی گاہ بگاہ مفید مضامین لکھنے کی تکلیف گوارہ فرمادیں جس سے شیطان کے بطلان اور بربادی اور عیسائی طریق نجات کے قلعے مسمار کئے جاوینگے۔ ہماری طرف سے اس کوشش میں کوئی کمی نہیں کیجاتی۔ مگر ہمارے نامہ نگار صاحبان اپنے فرائض کی ادائیگی میں بعض اوقات بے پرواہی کو کام میں لاکر مہینوں تک کچھ نہیں لکھتے جس کے سبب سے عمدہ مضامین کی جگہ بوسیدہ مضامین درج کئے جانے تک نوبت پہونچتی ہو اسلئے استدعا ہو کہ اپنے نجات دہندہ کے جلال اور اس کی بادشاہت کے مبارک کام کے متعلق لائق خادم عمدہ عمدہ مضامین لکھکر اشاعت عیسوی میں مدد دیں اور جو کچھ ہمارے قدردانوں نے نورافشاں کی اصلاح کی نسبت اپنی قیمتی رائیں لکھکر بھیجی ہیں ہم انکی صلاح پر نورافشاں کو چلانے کی سعی و کوشش کرینگے۔

ریویو

جہاد وید۔ اس نام کا رسالہ مشہور مناظر مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب مولوی فاضل نے ہمارے پاس بغرض ریویو بھیجا ہو۔ ہم نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا ہے۔ واقعی مولوی صاحب نے حوالوں اور اقتباسات سے جو یجروید۔ رگ وید۔ منوشاستر۔ ستپتھ برہمن۔ بھومکا وغیرہ وغیرہ اور نیز ستیارتھ پرکاش سے دیئے ہیں۔ بخوبی ثابت کردیا ہے کہ جہاد کی تعلیم ویدک مذہب میں بھی اوسی طرح موجود ہے۔ اور اب اسلامی دنیا کو وہ اسباب ہیں متہم نہیں کرسکتے کہ جہاد اسلام میں روا ہے جبکہ خود ویدک دھرم میں جہاد کی تعلیم ہے۔ اس رسالہ میں مولوی صاحب نے ذیل کی تحریر درج کرنے سے اسلامی دنیا کو بھی جہادی ٹھہرا دیا ہے۔ جسکا انکار کیا جایا کرتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "اسلام علاوہ اعتقادی تعلیم کے عملی تعلیم میں بھی اور اسلام جس کام پر فخر کرسکتا ہے وہ مسئلہ جہاد ہے۔ ہم خدالگتی کہنے سے نہیں رہ سکتے کہ اسلام میں جہاد کی پاک تعلیم ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر اسلام میں جہاد کی تعلیم نہ ہوتی تو ہمارے خیال میں اسلام کے غلط مذہب ہونے کی یہی ایک دلیل کافی ہوتی کہ اس میں جہاد نہیں"۔

چلئے فیصلہ ہوا۔ اب وہ مسلمان صاحبان کیا کہیں گے جو بڑے زور سے لکھا کرتے ہیں کہ اسلام میں جہاد نہیں ہو اسلام نہ محبت اور اخوت کا مذہب ہے؟

یہ رسالہ مصنف سے ایڈیٹر اہلحدیث کے پتہ پر ۲ر قیمت ملسکتا ہے۔ آریہ صاحبان کے غور کے لائق ہے دیکھیں

اس کا وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

اقتباس

نیک خیال اور نیک گفتار

زمانہ گذرا کہ چین کی بڑی وار السلطنت میں ایک نہایت عقلمند شخص کانفوسنس نامے گذرا ہے۔ اُس نے اپنے زمانہ میں لوگوں کو عمدہ تعلیم دی۔ ایسا کہ آج چین کے لوگ اُس کے نام کو بڑی تعظیم کے ساتھ لیتے ہیں۔ بہت سے جوانوں نے اُس کی نیک صحبت اختیار کی تھی اور اُس سے بڑی اُلفت رکھتے تھے۔ اور اُن کی یہ کوشش تھی کہ کانفوسنس کی تعلیم کی پوری پوری تائید کریں۔ اُس دانا شخص کی عمدہ اور مفید تعلیمات جو کہ ذیل میں درج ہیں نہ صرف قدیم زمانے کے چینیوں کے لئے فائدہ مند تھیں بلکہ یہ ہر زمانہ کے لئے بھی مفید ہیں۔

۱۔ کہ جہاں تک ممکن ہو علم حاصل کرنے میں وقت کو صرف کرو کیونکہ اس میں حقیقی خوشی ہے۔

۲۔ بچپن ہی سے عمدہ عادتوں کو حاصل کرو اور جوان ہونے پر بھلائی کرنے میں آسانی ہوگی

۳۔ اپنا فرض خود اپنی نسبت یہ ہے رستی سے آپ اپنی زندگی بسر کرنا اور اپنے دوستوں سے بھی راستی سے معاملہ کرنا

۴۔ اپنے والدین کا فرمانبردار رہنا۔ کیونکہ جب تم بذات خود کچھ نہ کر سکتے تھے۔ جانتے تھے۔ تب اُنہوں نے تمہاری مدد کی

۵۔ اپنے شاہنشاہ کی نسبت اپنا فرض ادا کرنا۔ کیونکہ وہ اپنے لوگوں کا باپ ہے۔

۶۔ راست گو آدمی اپنے وعدوں میں بھی راست ہو۔ جب وہ بات چیت کرتا ہے تو جانتا ہے کہ کب رکنا چاہئے اور جب کھاتا ہے تو جانتا ہے کہ کب کھانا موقوف کرے۔ وہ اپنے کام میں مستعد اور اپنی خو بگاہوں میں آرام سے رہتا ہے۔ کانفوسنس

مفید کہانی

بچوں کے لئے

نمبر ۹

ایک عمر رسیدہ سپاہی جسکی ایک ٹانگ کٹ گئی تھی ایک گانوں میں اتفاقاً آ گیا اور اچانک میں وہاں بیمار پڑ گیا۔ وہ اب بیکس تھا اور نہ اُس کے پاس کچھ تھا۔ وہ بیکس اور لاچار ایک کھیت کے کوٹھے میں نالی کے اوپر لیٹ گیا اور بڑے درد میں تھا۔

اس گانوں میں ایک لڑکی اگھا نامی رہتی تھی جو ایک ٹوکریاں بنانیوالے کی بیٹی تھی۔ اسکو اس سپاہی کی حالت پر بڑا ترس آ گیا۔ وہ اُسکی بہت دیکھ بھال ہر روز وہ اُسکے پاس آتی اور ایک ادھی نیچی اُسکو دیجاتی اور کئی روز تک وہ لڑکی یہ کرتی رہی۔ ایک روز وہ سپاہی اس لڑکی سے کہنے لگا کہ اے پیاری لڑکی آج میں نے سنا ہے کہ تیرے والدین بڑے غریب ہیں مجھے بتا کہ تو یہ نقد کہاں سے لاتی ہے۔ اُسنے یہ بھی کہا کہ میں یہاں بھوکوں مرنا زیادہ پسند کرونگا بہ نسبت کسی ناجائز طور پر پیدا کی ہوئی نقدی کے لینے کے۔ یہ بات کوسنکر اگھا بولی کہ آپ اس سے نہ گھبرائیں یہ نقدی مجھے جائز طور پر حاصل ہوتی ہے میں ہر روز دوسرے قصبے کو جایا کرتی ہوں اور وہ سڑک ایک جنگل میں سے ہو کر جاتی ہے جہاں بہت سے درخت سٹرابیری کے لگے ہوئے ہیں میں اُس جگہ سے اپنی چھوٹی ٹوکری بھر لیتی ہوں اور اُنکو قصبے میں بیچ دیتی ہوں اور آدھے پیسے کو لے جاتی ہیں میرے والدین کو بھی یہ واقعہ معلوم ہے اور یہ کوئی ایسی ویسی دغا فریب کی بات نہیں ہے۔ میرے والدین کہتے ہیں کہ دنیا میں ہم سے بھی بہت غریب لوگ ہیں اور ہمیں اُنکی مدد کرنی چاہئے یہ بات سنکر اُس سپاہی کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے اور وہ کہنے لگا کہ خدا تم کو اور تمہارے ایسے نیک والدین کو برکت بخشیگا۔ جو خود غریب ہو کر دوسرے غریبوں کی فکر کرتے ہیں۔"

مراسلات

وعظ

اقرنتیوں

رسول جب قیامت کے منکروں کو جواب دینے بیٹھا تو وہ مسیح کو جو قیامت کا علم ہے پیش کرکے اُس آخری نظارہ کو جبکہ مردے جی اُٹھیں گے۔ عدالت ہوگی۔ مسیح کے سب دشمن زیر کئے جائینگے۔ یہاں تک کہ موت جو آخری حملہ آور دشمن ہے نیست کیا جاوے گا اور مخلصی کا کام کل ہو جائیگا۔ بتاتا ہے کہ تب کیا ہوگا "تب بیٹا آپ ہی اُس کے تابع ہو جائیگا۔ جس نے سب چیزیں اُس کے تابع کر دیں تاکہ خدا سب میں سب کچھ ہو"

اسی باب کی ۲۴ اور ۲۸ ویں آیتوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت آتا ہے جبکہ بیٹا (مسیح) اپنی بادشاہت کو خدا کے جو باپ ہے سپرد کر دیگا۔ تو ایسے موقعہ پر سوال برپا ہوتا ہے کہ بیٹا کے تابع ہو جانے یا بادشاہت باپ کے ہاتھ میں دیدینے سے کیا مراد ہے؟

پاک کلام کا واضح بیان یہ ہے کہ مسیح بوجہ دو حیثیت کے بادشاہت کرتا ہے۔

۱۔ مسایحی گر ہونے کی حیثیت سے

۲۔ خدا ہونے کی حیثیت سے

اب وہ بادشاہی جو وہ خدا ہونے کی حیثیت سے کرتا ہے اُس کی ذات کے لئے لازمی حقیقی۔ غیر مستخرج۔ بالکلیہ ازلی وابدی اور تبدیل ہے۔ لیکن وہ بادشاہی جو مسایحی گر ہونے کی حیثیت سے کرتا ہے خارجی ہے۔ مطلب یہ کہ وہ اُس کو اُس کے باپ کی طرف سے تابعداری اور تکلیفوں کے صلہ میں دی گئی اور اُس کا تعلق اس کے اپنے لوگوں کی نجات اور عہد فضل کی شرائط کی بجا آوری سے ہے۔ [بقیہ]

ساتھ ہو اُس کی الٰہی ذات کے ساتھ نہیں یہ خدا انسان کے ساتھ۔ دانیل ۷: ۱۴ دانس ۱: ۱۰ و ۲۱ و ۲۲

اب گویا یہ بات نکلی کہ اُس بادشاہی میانجی گری اِس مقصد سے دی گئی کہ اُس کے لوگوں کی نجات مکمل ہو جائے اور جیسا کہ کل خلقت ایک ہی طبعی اور اخلاقی انتظام میں داخل ہے۔ ویسے ہی وہ مسیح کی میانجی گری کی سرداری میں داخل ہو وے تاکہ سب چیزیں ملکر اُسکے لوگوں کے لئے فائدہ مند ہوویں اُس کے سب دشمن زیر کئے جائیں۔ سب لوگ اس کی پرستش کریں اور یہ اختیار اُس کے ہاتھ میں رہیگا جبتک سب کچھ پورا نہ ہووے جب پورا ہو جائیگا تو وہ اس انتظام کو جو اُس نے خدا انسان ہونے کی حیثیت میں کیا ہے موقوف کر دیگا (قرن ۱۵: ۲۴) تاکہ الوہیت بالکلیہ سب میں سب کچھ ہو۔

لہذا یہ بات ہم پر روشن ہو گئی کہ مسیح خدا اور میانجی گر ہونے کی حیثیت سے بادشاہت کرتا ہے اور میانجی گری کا اختیار اُسے ایک خاص مقصد کے انجام دینے کے لئے دیا گیا ہے تو اب مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیکھیں لفظ تابع جو دونوں کے لئے ایک ہی حالت میں یعنے ان چیزوں کے لئے جو تابع ہوگئیں اور اُسکے لئے جسکے تابع ہوگئیں مستعمل ہوا ہے کیا مطلب رکھتا ہے۔ آیا اسکا اطلاق خدا بیٹا پر ہے یا خدا انسان پر ہے؟

۱۔ اس کا اطلاق خدا کا بیٹا یا اقنوم ثانی پر نہیں بلکہ اُس حکومت اختیار۔ قدرت پر جو باپ کی طرف سے دی گئی ہوا ہے۔ (۱ قرن ۱۵: ۲۴)

۲۔ جیسا کہ لفظ خرستاس Χριστος خدا انسان Θεανθρωπος کو ظاہر کرتا ہے ویسا ہی لفظ Θεος مجسم کلام اس (λογος) کلمہ کو ظاہر کرتا ہے تو یہ بات صاف نکلتی ہے۔ کہ اس کا تابع اطلاق خدا بیٹا پر نہیں بلکہ خدا انسان پر۔

۳۔ جیسا کہ خدا انسان کے لئے کہا گیا کہ جب وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تو سب کچھ اُس کے اختیار میں کر دیا گیا اور ساری خداوندی یہ حکومت اور سب کا سر بنا دیا گیا ویسا ہی یاد رکھیں کہ لفظ تابع خدا انسان کے لئے یہاں پر استعمال کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدا بیٹا باپ کے تابع ہو جائیگا بلکہ یہ بیٹا خو تھی انتھروپاس Θανθρωπος ہے۔ اُس کے تابع ہو جائیگا۔ ایسے موقعہ پر اچھا ہو کہ ہم یاد رکھیں کہ بیٹا خدا ابیٹا کوئی عہدہ نہیں ہے۔ بلکہ اُس کا ازلی لقب ہے۔ وہ ازل سے خدا کا بیٹا ہے۔ اور جبکہ ازل سے خدا کا بیٹا ہے تو کیسے ہو سکتا ہو کہ الوہیت الوہیت کا تابع ہو جائے اور جبکہ یہ نہیں ہو سکتا تو ہم صاف نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اس کا اطلاق خدا بیٹا پر نہیں بلکہ خدا انسان پر۔

۴۔ بائبل میں اس قسم کے محاورات پائے جاتے ہیں۔ جو اسبات کو ثابت کرتے ہیں کہ لفظ تابع کا اطلاق خدا بیٹا پر نہیں بلکہ خدا انسان پر عاید ہوتا ہے۔ مثلاً خدا پچھتایا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدا اپنی بات سے پشیمان ہوا کیونکہ ہیں نے ایسا کیا ہم مانتے اور خدا کے کلام کا واضح بیان اسبات کی تائید میں ہے کہ خدا بے تبدیل ہے۔ لیکن پھر بھی پچھتانا استعمال ہوا جس کا مطلب شاید یہ ہو کہ خدا گناہ کی گہرائی کو ظاہر کرنے کے لئے یہ لفظ اپنے پر عاید کرتا ہے۔ ویسے ہی لفظ تابع یا باپ ہے اور نے بیٹے کا مطلب یہ نہیں کہ الوہیت الوہیت کے تابع ہوگی بلکہ بیٹا جو خدا انسان Θανθωπος ہے۔ یہ ایسی بات ہو جیسا کہ ہم کہیں کہ انسان فانی ہو اور پھر کہیں کہ غیر فانی ہے۔ اب یہ دونوں باتیں ہر دو صورتوں میں ٹھیک ہیں۔ بسبب جسم کے فنا کے انسان فانی ہو بسبب روح کے بقا کے انسان غیر فانی ہے ویسے ہی بیٹا بسبب تھی انتھروپاس کے تابع ہو جائیگا۔ لیکن بسبب خدا بیٹا کے الوہیت کے تابع نہیں ہو سکتا بلکہ برابر ہے۔

۵۔ مسیح کی بابت کہا گیا کہ وہ بھوکا پیاسا اور تھکا ماندہ ہوا اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدا کا بیٹا بھوکا پیاسا اور تھکا ماندہ ہوا۔ کیونکہ الوہیت نہ تو کبھی بھوکی پیاسی اور نہ ہی کبھی تھکی ماندی ہو سکتی ہے۔ وہ کوئی مادی شے نہیں ہے اور جبکہ مادی شے نہیں تو بھوک پیاس اور تھکے ماندے کا اطلاق کبھی بھی خدا بیٹا پر نہیں ہو سکتا اور جبکہ خدا بیٹا پر نہیں تو ضرور خدا انسان پر ہے۔ اب جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بھوک پیاس اور تھکا ماندہ کا اطلاق خدا بیٹا پر نہیں بلکہ خدا انسان پر عاید ہوتا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تابع کا اطلاق خدا بیٹا پر ہوا اور جبکہ یہ نہیں ہو سکتا تو یہ بات صاف نکلی کہ اس کا اطلاق ضرور خدا انسان ہی پر ہے۔ اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا انسان باپ کے تابع ہو جائیگا۔

جبکہ یہ بات ہمارے سامنے نکل آئی کہ بیٹا باپ کے تابع ہو جائیگا تو سوال اُٹھ کھڑا ہوتا ہے کہ پھر کیا ہوگا؟ اس کے جواب میں آیت یوں کہتی ہے تاکہ خدا سب میں سب کچھ ہو۔ اب آپ پوچھینگے کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ میں آپکو بتاتا ہوں ذرا سنئیے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ سب چیزیں خدا میں غرق ہو جائینگی اور جبکہ سب چیزیں اُس میں غرق ہو جائیں گی تو خدا سب میں سب کچھ ہوگا اور جبکہ سب میں سب کچھ ہوگا تو سب چیزیں خدا ہونگی لیکن یہ تعلیم خدا کے کلام اور اس کی وحدانیت کے برخلاف ہو خالق۔ مخلوقیت۔ معبود اور عبودیت کے سلسلہ کو توڑتی اور کثیر الربائی کو پیدا کرتی ہے

بعض لوگ اس کی تفسیر اس طرح سے کرتے ہیں۔ کہ پہلے سب (παντα) کو خدا کیساتھ جوڑ دیتے ہیں کہ خدا سب "اور دوسرا میں سب εν πασιν کو مخلوق کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں اور اس طرح سے پڑھتے ہیں کہ خدا سب (الوہیت بالکلیہ) میں سب (مخلوق) کچھ ہو کہ الوہیت بالکلیہ مخلوق میں کچھ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ خدا سب میں مسلط ہو۔ میں (خودی) مر جائے اور تو (خدا) دل کے تخت پر کلیتہً حکومت کرے۔ تو ہی تو ہر طرف پکارا جائے۔

آرتھوڈکس بھی قریباً اسی طریق پر تفسیر کرتے



ہیں کہ خدا اپنے برگزیدوں میں ایک اعلیٰ ہستی ہو جائے اور خودی مرجائے۔ خدا ہی سب میں سب کچھ ہو۔

ہم اس سے کیا سیکھتے ہیں؟

۱۔ ہر ایک قسم کی بدی اور ناپاکی دور کیجائیگی

۲۔ سب چیزوں کی بحالی پاکیزگی میں ہوگی۔

۳۔ مسیح سب کچھ باپ کے ہاتھ میں سونپ دیگا۔ باپ سب پر حکومت کریگا۔ مسیح اس انتظام اور اختیار کو جو وہ میانجی گری کی حیثیت میں کرتا اور رکھتا ہے موقوف کریگا لیکن اُس کی سرداری میانجی گری اپنے لوگوں پر ابد تک رہیگی۔ کیونکہ خدا کا کلام کہتا ہے

(۱) تو ملکِ صدق کے طور پر ابد تک کاہن ہے۔ زبور ۱۱۰: ۴۔

(۲) الٰہی اور انسانی ذات کا توصل شخصی ابد تک رہیگا۔

(۳) مسیح بہ حیثیت میانجی کلیسیا کا گر ہے۔ جو اُس کی بھرپوری ہے۔ اور برّے کی شادی بہشت کی خوشی کا شروع بتایا گیا ہے۔ مکاشفات ۱۹: ۷

(۴) اسلئے کہ شل اُس برّے کے جو بیچ ہو اُس کے حق میں یہ آیا ہو کہ وہ آسمان پر تخت نشین ہو کے ابدالاباد اس شہر کی ہیکل اور اُس کا نور ہوگا۔ اور اپنی اُمت کی چرواہی کریگا اور زندہ پانیوں کے چشموں پاس اُن کو لے رکھیگا۔ مکاشفات ۷: ۱۵ و ۱۷

(۵) کلیسیا کا عام ایمان۔

بی۔ ایم۔ راعی سرگودہا۔

ضرورت:- ایک مسیحی گریجوئیٹ کی بطور فرسٹ اسسٹنٹ ماسٹر سی۔ ایم۔ ایس ہائی سکول کراچی کے لئے ضرورت ہے تجربہ کار ہو تنخواہ مبلغ ۱۰۰ روپیہ ماہوار اور دس روپیہ سالانہ ترقی سے لیکر ۱۵۰ روپیہ ماہوار تک ملیگی۔ درخواستیں معہ اسناد پرنسپل سکول مذکور کے نام آنی چاہئیں

نور افشاں کی نسبت ہماری رائے

یہ اخبار ایک قومی پرچہ ہے۔ اور سب مسیحی اور غیر مسیحی لوگوں کی نظروں سے گزرتا ہے۔ اس میں ایسے ملے جلے مضامین ہونے چاہئیں جو بشارت کی خبر غیر قوموں کے درمیان بھی دے سکیں اور مسیحی لوگ تو کلیساؤں کی وابستگی میں اس سے بڑھکر فوائد و برکات دین کی مسیحی خدمت کے اندر حاصل کر رہے ہیں۔ اس اخبار کے مضامین مختصر گر دلچسپ ہونے چاہئیں

(۱) لمبے مناظرے اور بحث کے مضامین ایک اخبار میں ختم ہونے چاہئیں۔

(۲) اصلاح کل مضامین کی ذیل میں مسیح کے جلال اور اُن کے منجی ہونے کے اثبات بہت بسط سے لکھے جائیں۔

(۳) بائیبل مقدس کے ضروری مقامات کو نظم میں ڈھالکر پیش کرنا چاہئے۔ (نہ کہ موجودہ فضول طرز کی غیر قوموں جیسی نظمیں جنکا سر پیر نہ اور قافیہ ردیف غیر معلوم ہے)

(۴) اگر مذہبی نظم نہوں تو اخلاقی نظم نیچرل مضامین بیشک ہوں۔

(۵) گلدستہ اخبار یا اخبار کی بہار میں خبریں بہت زیادہ سے زیادہ درج کرنی چاہئیں۔ مگر تازہ ہوں۔ پرانی اور بوسیدہ نہوں۔

(۶) انتخاب الاخبارات سے بہتر۔ ایڈیٹوریل نوٹ ہوتے ہیں جو کم از کم سات آٹھ مضامین کی صورت میں مختلف عنوان پر ہوں۔ جو بائیبل کی تعلیم سے لئے گئے ہوں نہ کہ ہندو مسلمان اخبارات کے اقتباس ہوں۔ جو مسیحی لوگوں کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔

(۷) مستورات کی تعلیم کے متعلق بھی کچھ نظمیں ہوں

(۸) اشتہارات تو اخباروں کی جان ہیں۔ ان کو ترک نہ کرنا چاہئے ورنہ خرچ بڑھ جاوے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اشتہارات فحش دواؤں کی نسبت اسمیں کبھی درج نہ کئے جاویں۔

راقم میر کریم الدین۔ برق

سنڈے اسکول کی سالیانہ کنونشن ۱۹۱۲ء

جگہ اور وقت۔ جہلم مارچ ۱۳-۱۴ ۱۹۱۲ء

انتظام خوراک و رہائش { یوروپین طریق کا کھانا ۱عہ یومیہ اس کے لئے مسز جے مارسن صاحب جہلم کو لکھنا چاہئے۔ دیسی طریق کا کھانا ۲ر یومیہ اور بازار کے نرخ پر خوراک اس کے لئے پادری گنڈا مل صاحب جہلم کو لکھنا چاہئے۔

دائمی میموریل انعام { اول اور دوئم درجے کے انعامات صہ روپیہ و سے روپیہ ان صاحبان کو عطا ہونگے جن کے سب سے عمدہ سبقوں پر جنکا مضمون مارچ ۷، ۱۹۱۲ء کے لئے مفلوج کا چنگا ہونا اور اس کے گناہوں کی معافی ہی ہوگا چاہئے کہ یہ نقشے پکٹوریل السٹریشن پر بنے پادری ڈبلیو ڈیلگیٹی صاحب ساکن سیالکوٹ کے پاس قبل از وقت کانونشن یا اس سے کچھ پیشتر بھیجے جاویں۔ طالب علم کی عمر وغیرہ کی شرط نہیں ہے۔

قابلِ غور باتیں۔

۱۔ درخواست کی جاتی ہے کہ جو ڈیلیگیٹ چنے جاویں۔ وہ خاصکر سنڈے اسکولوں کے استادوں میں سے ہوں کیونکہ اس سال اُستادوں کی تعلیم کے متعلق خاص زور دیا جاویگا۔ لیکن دوسروں کے لئے بھی یہ کنونشن کی گئی ہوئی ہے اور وہ حاضر ہو سکتے ہیں۔

۲۔ مہربانی کرکے ڈیلیگیٹوں کو جلد چنئے اور قبل از ۴ مارچ اُن کے نام روانہ کر دیجئے۔

۳۔ مہربانی سے نقشہ جات یعنے سٹیٹسٹکس یکم مارچ تک سکرٹری صاحب مسٹر اے۔ اے بسواس صاحب کے پاس بھیج دیجئے۔ اور نیز یہ بھی تحریر کیجئے کہ آپکا سنڈے سکول اس نوبت میں بھی شریک ہے کہ نہیں۔

۴۔ چاہیے کہ ڈیلیگیٹس کی رپورٹیں تحریری ہوں جو مجلس میں پڑھی جاویں ان میں نقشہ وغیرہ کا ذکر نہ ہو۔ کیونکہ وہ علیحدہ درج ہوگا۔

۵۔ اُردو سنڈے اسکول پرچوں کے شائع کرنے کے متعلق ۵۰۰ روپیہ کا قرض تھا جواب صرف ۵۰ روپیہ رہ گیا ہے۔ کیا اسکو جہلم کانفرنس کے منعقد ہونے سے پیشتر صاف نہیں کرسکتے؟ اپنا اپنا چندہ اس کے لئے جلد ارسال کیجئے خواہ یہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو اور یہ چندہ مس اے مارشل صاحبہ زنانہ مشن ہوس نولکھا لاہور کو بھیجا جاوے۔

المشتہر:۔ مس ای۔ جے۔ مارٹین کارسپانڈنگ سکرٹری پسرور ضلع سیالکوٹ۔

چرچ مشن سکول بہاولپور

میجر سیکرٹری صاحب نے چرچ مشن سکول کا ملاحظہ فرمایا۔ اُنہوں نے اپنی رائے جو معائنہ لاگ بک میں درج فرمائی ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ حسب ذیل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سکول خاصی ترقی حاصل کر رہا ہے۔ ذاتہ نگار مسٹر لیزرس نے کل مجھ کو اپنا سکول دکھایا۔ اور جو کام کہ سکول میں ہو رہا ہے اسکو دیکھکر میرے دل پر بہت اچھا اثر ہوا۔ لڑکے سمجھدار اور اپنے کام میں دلچسپی لیتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں کے کمرے تنگ ہیں اور ان کے لئے جگہ کافی نہیں معلوم ہوتی۔ سکول کا پانی نکالنے کے واسطے ایک پکی برساتی نالی بن رہی ہے۔ میری رائے میں یہ غلطی ہوگی۔ اگر ٹٹی ہائے کا پانی اس کھلی نالی میں ڈالنے کی اجازت دی گئی (دستخط میجر سکرٹری صاحب)

نوٹ:۔ واقعی جیسے میجر صاحب نے تحریر فرمایا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ مگر اس نالی میں ٹٹی ہائے کا پانی ڈالنے کی اجازت دی گئی تو طلباء کی صحت میں خرابی واقع ہوگی۔ مشن سکول میں اس وقت تین سو سے زیادہ کی تعداد طلباء کی ہے۔ اور [illegible]

ایک گلہری اور اُس کی دانائی

ایک دن کثرت سردی کے باعث ایک جماعت کے لڑکوں کو لے کر کمرے کے باہر دھوپ میں درختوں کے قریب بیٹھا پڑھا رہا تھا۔ بیان کرتے کرتے درخت کے اوپر نگاہ جا لگی اور کیا دیکھا کہ ایک گلہری اپنے منہ میں کچھ کپڑا لئے ہوئے اوپر کو چڑھ رہی ہے۔ وہ تھوڑی دور چلکر ٹھہر جاتی تھی۔ اور کپڑے کو جسکو وہ اپنے منہ میں پکڑے ہوئے تھی اپنے اگلے دونوں پاؤں سے جلدی جلدی مثل گولی کے لپیٹتی تھی کہ مبادہ کہیں اٹک اور اُلجھ نہ جاوے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس درخت سے نیچے اُتر کر اسکول کی بلڈنگ میں جا داخل ہوئی۔ اور ایک پختہ اور محفوظ جگہ میں اپنا گھونسلا بنایا۔

جائے غور ہے کہ جب جانوروں کو اپنی اور اپنی نسل کی حفاظت اور آرام مطلوب ہے۔ تو انسان جو ذی عقل اور ذی روح ہے کیا غافل رہے؟ دوستو مناسب ہے کہ ہر ایک اپنی دلی پوشاک اور لباس کی حفاظت کرے۔ اور آسمانی محل میں داخل ہونے کی کوشش کرے۔

پیارو اُترو ذات پات کے درختوں سے اور چھوت چھپیت کی شاخوں سے اور شامل ہو جاؤ اس مشن میں جس کو یسوع مسیح نے جاری کیا ہے۔

اگر آج تم اُس کی آواز کو سنو تو اپنے دلوں کو سخت اور بند نہ کرو۔

دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے اور آج نجات کا دن ہے۔

خادم ایم۔ سی۔ نیوٹن گل۔ روہیلکھنڈی مقیم دہرہ دون۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

میاں:۔ اچھا تو وہ یہاں نہیں آئیں گے۔ میں اس قسم کے فسادیوں کو کھانا نہیں دے سکتا۔ وے تمام کلیساؤں کے برخلاف منادی کرتے اور سب انتظام کو اُلٹ پلٹ کرتے پھرتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ میرے گھر سے دور اور ہی رہیں تو اچھا ہے۔

بیوی:۔ اچھا تو وہ آیت بیان کرنے کی میں ہی کوشش کرونگی اگر ہم اپنی اپنی بائبل کھول لیں۔ یوحنا پہلا باب نکالیں۔ وہ اسے زندگی کے کلمہ کا خطاب دیتا ہے۔ اس نے اس زندگی کے کلمہ کو دیکھا بھی تھا اور اس کے کلام کو بھی سُنا تھا۔ اور پھر کہتا ہے کہ ہم تم کو اس کی خبر دیتے ہیں تاکہ تم بھی شریک ہو اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہے۔ اُس زمانے میں بہت سے آدمی ایسے تھے جو خدا کی ہستی پر ایمان رکھتے تھے مگر مسیح کی الوہیت کے انکاری تھے۔ وے یوحنا کے ساتھ شراکت نہیں رکھ سکتے تھے۔ جب تک انکی شراکت یسوع مسیح کے ساتھ نہ ہوتی۔ اگر وہ روشنی میں چلیں یعنی اگر وہ مسیح کو قبول کریں تب مسیح کا خون ان کو تمام گناہوں سے پاک کر سکتا ہے۔ گناہوں کی معافی جو جانوروں کے خون سے ملتی تھی موقوف ہو چکی تھی اور پھر آٹھویں آیت "اگر ہم کہیں کہ ہم میں گناہ نہیں"۔ وہ جو مسیح کے خون سے پاک نہیں کئے گئے ممکن ہے کہ خدا کی ہستی کو مانتے ہوں اور کہتے ہوں کہ وہ خدا کے شریک ہیں۔ لیکن اگر انہوں نے زندگی کے کلام کو قبول نہ کیا ہو یعنی یسوع کو جو دنیا کا نور ہے۔ وے اندھیرے میں ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اُن میں گناہ نہیں۔ جبکہ گناہ سے آزاد نہیں اور اگر وے جو یسوع پر ایمان نہیں لائے کہیں کہ اُن میں گناہ نہیں تو وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔

خادم عبد الرزاق [illegible] بہاولپور

و آیت میں لکھا ہے اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ (یعنی یسوع) ہم کو ہمارے گناہ معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں وفادار ہے۔" مسیح میں گناہ سے آزادی ہے۔ یہ بھید مجھے آج ہی معلوم ہوا۔

میاں:۔ مجھے اپنی بابت معلوم ہے کہ میں مسیحی ہوں میں یہ بھی مانتا ہوں کہ مجھ سے اکثر ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن ایسے تو سبھی ہیں۔ کوئی انسان نہیں جس سے ایسا نہ ہو جاتا ہو۔ لیکن اب سونے کا وقت ہو گیا ہے۔ گڈ نائٹ۔

بیوی:۔ شکر کی بات ہے کہ خدا کی مدد سے ہم اس دنیا میں مناسب طور پر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ کاشکہ ہم مناسب چال چلیں۔ یسوع مسیح ہماری مدد کریگا۔ گڈ نائٹ۔

باقی دارد

رانی دروپدی کی رحم دلی

(از منشی بھگوانداس کشتہ فیض آبادی جائنٹ ایڈیٹر)

تاریخ مہابھارت سے واضح ہوتا ہے کہ جب لڑائی میں دریودھن بھیم کے ہاتھ سے زخمی ہوا۔ اسوت تھاما جو پانڈو کے گرو درونا چارج کا بیٹا تھا۔ دریودھن کی طرف سے رات کے وقت پوشیدہ پانڈوں کے لشکر میں آکر دروپدی کے پانچوں لڑکوں کا سر کاٹ لایا۔ دروپدی یہ ماجرا دیکھکر واویلا کرنے لگی۔ تب ارجن اپنے سمبندیوں کی وہ حالت اور دروپدی کا یہ درد دیکھکر مضطر و بے قرار ہوا۔ رتھ میں بیٹھ اسوت تھاما کے سر کاٹنے کا عزم بالجزم کر کے اُسکا تعاقب کیا۔ اور جاتے ہی گرفتار کر لیا جب ارجن اسوت تھاما کو رسّی سے باندھنے لگا تب سارتھی نے ارجن سے عرض کیا کہ اُس ظالم بے رحم نے سوتے میں لڑکوں کا سر کاٹا ہے اسلئے یہ قابل رحم نہیں ہے۔ آپ اس کے مارنے میں توقف نہ کیجئے۔ اور جو ارادہ کیا ہے اُسے ضرور پورا کیجئے"۔ ارجن وست وبابستہ آدمی کے مارنے کو جوان مردی سے بعید تصور کر کے اس کو اسی طرح زندہ دروپدی کے سامنے لے آیا۔ لیکن دروپدی کی عالی ہمتی اور صبر و تحمل کو خیال کرنا چاہئے کہ ایسے سنگدل مجرم کو حیوان کی طرح گرفتار اور سر نیچا کئے ہوئے شرمندہ روبرو کھڑا دیکھکر افسوس کر کے ارجن سے بولی کہ یہ تمہارے گرو درونا چارج کا بیٹا ہے۔ اس کو مارنے کو تمہارا ہاتھ کس طرح اٹھ سکتا ہے؟ کیا اسکو مار کر اپنے خاندان کو بدنامی کا داغ لگاؤ گے۔ اس کو جلد رسّی سے کھولدو تمہارے گرو کی بی بی اپنے شوہر کے غم میں دردمند اور دل ریش ہو رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اُسے اپنے بیٹے کے غم میں میری طرح جلنا پڑے۔ اولاد کے مرنے کا درد جس قدر ہوتا ہے میرا ہی دل خوب جانتا ہے۔ خدا کسی کو نہ دکھاوے۔ بلکہ نہ سناوے۔ دروپدی کی ایسی ہمت اور تحمل کی باتیں سُنکر ارجن کی آتش غضب بھی پانی ہو گئی۔ اور اسی وقت اسوت تھاما کو رسّی سے کھولکر جان بخشی کی۔ فقط۔

تعلیم الواعظین

گزشتہ سے پیوستہ

سوم:۔ خاص قاعدے۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ سند کی آیت پر غور کرنی چاہئے کہ اُس کی عبارت کیسی ہے۔ کہ آیا اُس میں جو بیان ہے وہ سلسلہ وار ہے یا نہیں اور اس کے سب خیالات فقرے برابر ہیں۔ یا اُس میں کوئی بڑا خیال ہے کہ جس کے باقی سب فقرے تابع رہتے ہیں۔ اگر سب خیالات آپس میں برابر ہوں تو وعظ زیادہ تفسیر کے طور پر ہوگا اور اگر وہ ایک خاص مضمون ہو تو اُس کے مطابق باقی باتوں کو بیان کرنا پڑیگا۔ اور بعض دفعہ یہ مضمون سند کی آیت کے پہلے فقرے سے معلوم ہو جاتا ہے مثلاً مزمور ۲۳:۱ خداوند میرا چوپان ہے مجھ کو کچھ کمی نہیں۔ اور اسی طرح قرنتیوں کے نام کے پہلے خط میں ۱۳ باب میں محبت کی خبر کا حال ہے۔ اور بعض دفعہ مضمون کے پانے کے لئے کچھ تلاش کرنی پڑتی ہے۔

پس اگر آیت پہلی قسم کی ہو تو اُس کی تفسیر کا طریقہ تشریح کرنے سے پورا ہوتا ہے۔ یعنے ہر ایک بات کو جو اُس آیت میں ہے جُدا جُدا کر کے سلسلہ وار اچھی طرح سے بیان و تشریح کیا جائے۔ مثلاً مزمور ۹۰ پر غور کر کے تشریح کی جائے۔

دوسرا طریقہ:۔ وہ ہے جو اجتماع کا طریقہ کہلاتا ہے۔ جب آیت میں سے وہ بات نکالی جاتی ہے کہ جس میں اور سب باتیں ہیں تو پہلے طریقہ کے مطابق ہم سند کی آیت کو صرف شروع سے آخر تک جہاں کے آیتوں کے سلسلہ کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔ اجتماع کے طریقہ پر مختلف باتوں کو لے کے ایک مضمون

کہ اس کے حصوں پر تقسیم کرتے ہیں۔ یہ تقسیم اس واسطے درکار ہے کہ بہت دفعہ دونوں طریقے ایک ہی آیت میں کام آتے ہیں۔ خاصکر اُن آیتوں کی بابت کہ جن میں خواہ عقیدہ ہو یا اور کوئی ماجرا۔ وہ آجکل بھی ایسی ہی وزن دار ہیں جیسی اُس زمانہ میں تھیں۔ مثلاً خداوند کے دُکھ یا اُس کا جی اُٹھنا یا صعود فرمانا۔ یا روح القدس کا نزول یا خداوند کی پیدائش کا بیان۔ اور دیگر تعلیمات جو خداوند نے خود دیں۔ مثلاً مبارکبادیاں یا خداوند کی دعا یا رسولوں کی تعلیم میں ۲ پطرس ۱: ۵ و ۶ و ۷ اور مسیحی نیکیوں کا تذکرہ۔ ۱ یوحنا ۲: ۱۶ اور گناہ کی صورتوں کا تذکرہ وغیرہ جو تقسیم نہیں ہو سکتے۔ اُن کے اجتماع و تشریح کے لئے جو کچھ اُن میں ہے۔ وہی قائم رہیگا۔ لیکن جہاں کسی ماجرے یا گفتگو سے جس میں بعض باتیں اصلی اور بعض بیان طلب ہیں۔ اُس میں اور ترتیب کرنی پڑے گی۔ مثلاً لوقا ۷ باب کی پہلی دس آیتوں کا مضمون۔ صوبہ دار کا ایمان ہو اوّل اس ایمان کی بنیاد۔ غلام۔ یہودیوں کی محبت تھی پھر فروتنی کہ جس کا بڑا اجر خداوند نے دیا۔ اُسکی تفسیر کے لئے ضرور ہے کہ آیت کی تفصیل اور اُس کی تصدیق کی جائے۔ اوّل آیت کی تفصیل۔ اس کے لئے ضرور ہے کہ پہلے صداقت کا بیان ہو۔ دوم۔ دیگر امور میں کوئی بات نہ چھوٹے۔ اسلئے واجب ہے کہ واعظ درست قاعدوں کو پہچان کے اپنے آپ کو کلام اللہ کا شاگرد جانے۔ اور اس غرض سے آیت کی تفصیل کرے کہ جو اس میں پوشیدہ دولت ہے وہ سب نکالے اور جہاں تک ہو سکے الفاظ کا صحیح ترجمہ کرے۔ مگر چونکہ ہمارے ملک میں کئی ایک ترجمے ہو چکے ہیں تو واعظ اُس ترجمہ کو استعمال کرے جو جماعت کے ہاتھوں میں ہو کسی خاص ضرورت کے بغیر ترجمہ کو تبدیل نہ کرے۔ اور واعظ کو چاہئے کہ سند کی آیت کو اپنے وعظ کی بنیاد بنائے نہ صرف اسلئے کہ وعظ کا خاص مضمون آیت میں پایا جاتا ہے بلکہ اسلئے بھی کہ واعظ کے اور خیالات بھی آیت سے نکالے جائیں۔ اور واجب ہے کہ واعظ اُس خاصیت کا بیان بھی کرے جو اُس آیت میں پائی جاتی ہے۔ اسلئے یہ مناسب نہیں کہ اپنی عقل سے مضمون یا خیالات بڑھا دیئے جائیں۔ بلکہ اُن باتوں کو جو بطور بیج کے مخفی ہوں نکالیں اور بتائیں۔ اور یہ بھی روا ہے کہ بعض آیات سے جو خاصکر پُرانے عہدنامہ کی پیشینگوئیاں ہیں۔ اُن میں سے بعض باتیں ایسی بھی نکالیں جو اُس وقت کے مصنف نہیں سمجھ سکتے تھے۔ علاوہ اس کے کوشش کرنی چاہئے کہ ہر ایک بات کا بیان پورا ہو۔ البتہ پاک نوشتے جو کلام اللہ ہیں وہ ایسے گہرے اور پر معنے اور وسیع بیانات سے بھرے ہوئے ہیں کہ کوئی اُنکا پورا بیان نہیں کر سکتا۔ تو بھی یہ ممکن ہے کہ کسی خاص بات کو جو آیت میں پائی جاتی ہے۔ نہ چھوڑے

باقی داشتہ

ضرورت

مخزن مسیحی

شعر و سخن

غزل

داغ عصیاں لئے جاتے ہیں یہ دونوں دیکھو
دیکھئے کیا آئے قمر دیکھئے کیا کیا دیکھو

پیشی محشر میں کیسا تماشا دیکھو
داغ عصیاں تجھ پہ کیا کردیگا سودا دیکھو

طالبِ وصلِ خدا سوچ سمجھ کر ہونا
حضرت موسیٰ گرے طور پہ غش کھا دیکھو

واہ رے اُلفت وہ ملا جامۂ انساں لیکر
اور دیا آپ ہی گنہگاروں کا فدیہ دیکھو

غیر ممکن تھا بشر کرے دعویٰ شفاعت کا اگر
راہ دکھلائے تو کیا اندھے کو اندھا دیکھو

جان دینے سے تیرے ہو گئی عالم کی نجات
شق ہوا پردہ وہ ہیکل کا یہ سرشتہ دیکھو

کھینچ گیا دارِ مسیحا پہ یہ نقشہ میرا
اور اُٹھا ساتھ ہی مسیحا کے ہو زندہ دیکھو

مثلِ پروانہ گرِ عیسیٰ پہ قربان ہو تو
بعد مُردن نہ مٹے تیرا جنازہ دیکھو

تیری رحمت سے بچے شاہ و گدا ورنہ سب
میں بھی صدقے سے نہ خالی رہوں مجھ کو بھی دیکھو

ہو گیا ممکن بنی نوع کا فدا اے ما
ہے عزیز یہ کفارے کا نتیجہ دیکھو

ہو کے زندہ وہ گئے سوئے فلک بے نظر
در پر اک عاصی کو ہر آن دکھانا دیکھو

لا کے ایمان مسیحا پہ چلا جا سیدھا
سوئے جنت کو یہی جاتا ہے رستہ دیکھو

خاتمِ امت چلے ہو خدا عیسیٰ کا
داور حشر کی ہو شان مسیحا دیکھو

جو جو صفتیں یہ بتاتے ہیں خدا کی واعظ
شان عیسیٰ میں مکمل وہ نظارا دیکھو

بادیۂ دین بہت بھٹکے یہاں آ کے مگر
ایک عیسیٰ ہی حضور میں ہے جیتا دیکھو

دامِ فطرت میں پھنسا جاتا ہے عالم سارا
کس طرح پھینکا ہے صیاد نے دانا دیکھو

اعتماد مت عیسیٰ پہ نظر گر بھی تو کرو
زندہ مردوں کو کیا موت کو جیتا دیکھو

زردی رنگ سے گناہ کی ہوئے دیکھے سارے
اے قمر خونِ مسیحا کا بہانا دیکھو

ہم نے مانا کہ قیامت کو اٹھینگے مردے
ایک نیند میں مجھے اپنے اٹھانا دیکھو

بیکسی دل نام مسیح اپنے نکلنا ہمراہ
ورنہ پچھتاؤ گے یہ چھوڑ کے رستہ دیکھو

آخر میں یاد قمر طبع رسا پہ تیرے
فضل عیسیٰ ہی میں فدیہ کو دیکھا دیکھو

راقم قمر
مشن ہائی سکول جے پور۔



مضامین

تفریح طبع

گزشتہ سے پیوستہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کارنوئل صاحب کمرے کے دروازے مقفل کرنا بھول گئے اور اسی شغل میں مصروف تھے کہ اتنے میں ایک نوجوان معزز درباری ان سے ملنے چلا آیا۔ کارنوئل صاحب کو سخت حجاب ہوا کہ اس نے مجھے ایسی لغو حرکت کرتے دیکھ لیا ہے۔ یہ درباری جو کمرے میں داخل ہوا بڑا حاضر طبع تھا۔ معاً تاڑ گیا کہ کارنوئل صاحب اپنی حرکت سے محجوب ہیں اور جھٹ بول اُٹھا کہ جناب عالی میں آپ سے دو اشرفیوں کی شرط کرتا ہوں کہ آپ سے بڑھ کر کود جاؤں۔ چنانچہ اس کے بعد وہ کودا اور عمداً پیچھے رہگیا۔ اور دو اشرفیاں ہار بیٹھا۔ اس میں ایک مصلحت تھی۔ چنانچہ کارنوئل صاحب نے سفارش کرکے اُس کے درجے میں ترقی کرادی۔

یہی حال کارنوئل ڈی اجلو صاحب کا تھا۔ کہ دیواریں پھاندا کرتے تھے۔ ایک دفعہ لوگوں نے دیکھا کہ یہ بایں جاہ وجلال علانیہ اپنے نوکر سمیت اونچی اونچی دیواریں پھاندنے کی کوشش کررہے ہیں۔ عرصہ تک لوگوں کے ہاتھ میں ایک تماشا آیا اور غور سے دیکھتے رہے۔

مسٹر گولڈسمتھ جس کی تصانیف اس وقت انگریزی زبان کے لئے باعث فخر ہیں اُن کو بڑا شوق اس امر کا تھا کہ جس دن موچیوں کی ضیافت ہووے۔ چند دوستوں کو ساتھ لے کر اُن کے بازار میں کھانا کھاتے اور دن بھر اُن سے مسخرہ پن کرتے اور کھیلتے رہتے۔

باقی آئندہ

انتخاب اخبار

جنگلی پرندوں اور جانوروں کی حفاظت کا قانون۔

ہماری گورنمنٹ ایسی رحم مزاج ہے کہ وہ اپنے حلقہ حکومت میں جنگلی پرندوں اور جانوروں کو ایذا پہونچانا بھی گوارا نہیں کرسکتی۔ چنانچہ اکثر جانوروں کی حفاظت کے متعلق ایکٹ نمبر ۲۰ تھا جو ۱۸۸۷ء میں جاری ہوا تھا۔ مگر اب اس میں گورنمنٹ آف انڈیا نے مزید اضافہ کرکے اور اس ایکٹ کو منسوخ کرکے ایک جدید ایکٹ ۱۹۱۱ء جاری کیا ہے۔ جس کا منشا یہ ہے کہ کوئی شخص حسب ذیل جنگلی جانوروں کو مار نہیں سکتا۔ مثلاً مرغابیاں۔ تیتر۔ مور۔ چکور۔ کبوتر۔ بٹیر۔ ہد ہد۔ بگلے اور بڑے سینگ والے ہرن۔ گدھے۔ بھینسے۔ بارہ سنگے معمولی ہرن۔ خرگوش۔ بیل۔ گینڈے۔ بھیڑیے وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ ہندوستان کے تمام جانوروں اور پرندوں کے نام شائع کرنے مشکل تھے۔ اسلئے گورنمنٹ آف انڈیا نے لوکل گورنمنٹوں کو اپنے صوبوں کے مزید جانوروں اور پرندوں کے نام اس فہرست میں اضافہ کرنے کی منظوری دیدی ہے یہ قانون ایک سال تک یا لوکل گورنمنٹ کی مرضی کے مطابق ایک خاص مدت تک جاری رہیگا۔ ایسی تمام پرندوں اور جانوروں کے پکڑنے اور مارنے اور خرید و فروخت کرنے والوں کو پچاس روپیہ جرمانہ ہوگا۔ اور دوبارہ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کو ایک ماہ قید یا سو روپیہ جرمانہ یا ہر دو سزائیں ہونگی۔ اور مجسٹریٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ ایسے ملزمان کے زندہ پائے ہوئے جانور اور پرند معہ پکڑنے یا مارنے والے اسلحہ کے ضبط کرے۔ الّا جو لوگ اپنی یا کسی دوسرے کی جان کی حفاظت یا کھیت یا بیل وغیرہ کی حفاظت کے لئے جنگلی جانور یا پرند کو زندہ پکڑلیں یا مارڈالیں وہ اس قانون سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں۔ (راجپوت گزٹ)

ریاست جمّوں کے ایک دردناک واقعہ کے حالات

ہمارے پاس ایک نامہ نگار نے اس واقعہ کے مفصل حالات بھیجے ہیں۔ جو تین سال ہوئے علاقہ ریاست جموں میں وقوع میں آیا تھا۔ ان حالات کا خلاصہ یہ ہے کہ جگت سنگھ زرگر جو اس وقت موضع کوٹلہ میں کام زرگری کرتا تھا۔ اُس کی ایک لڑکی موضع کس گمہ میں شادی شدہ تھی اُس لڑکی کو راجہ حیات علی خاں نے جو موضع کس گمہ تحصیل بھمبر کے معمولی جاگیردار ہیں نکالکر پوشیدہ کردیا۔ وارثان کی طرف سے تلاش ہوتی رہی۔ زاں بعد وارثان کا باضابطہ استغاثہ ہونے پر پولیس نے تفتیش شروع کردی۔ آخرکار معلوم ہوا کہ لڑکی کو پوشیدہ کیا ہوا ہے اور بڑی دلیری و بے خوفی سے اُس کو جبراً مسلمان بھی بنالیا ہے۔ جس پر لڑکی کے شوہر کی جانب سے اُسکے اغوا کئے جانے کا مقدمہ دائر کیا گیا۔ دوران تحقیقات میں ایک اندھیری رات میں لڑکی کے والدین کے گھر پر چند لوگوں نے ڈاکہ ڈالا۔ جگت سنگھ کی بہو جن میں سورہی تھی آواز سنکر جاگ پڑی تو اُس نے چند آدمیوں کو مکان کے اندر دیکھا۔ اُس نے خوف زدہ ہوکر چور چور کہکر پکارا۔ اُس پر جگت سنگھ کا نوجوان لڑکا امیر سنگھ کوٹھے پر سے نیچے اترا مگر اُسکو دو آدمیوں نے پکڑلیا۔ اور اس پر ملزمان نے اسلحہ کا وار کیا۔ امیر سنگھ کے پیٹ میں سخت زخم آیا۔ وہ گھبرایا ہوا کوٹھے پر چڑھ گیا۔ اُس چونکہ شور برپا ہوگیا تھا اور گاؤں کے اکثر آدمی موقعہ وار دات پر آرہے تھے کہ یہ ملزمان سب مکان سے نکلکر بھاگے جو گاؤں کے لوگ آرہے تھے اُنہوں نے روکا مگر اُن

لوگوں نے لاٹھیوں سے جواب دیا اور پھر بندوقوں کے فائر شروع کردیئے۔ وہ سب حملہ آور وہاں سے بھاگ گئے

امیر سنگھ چونکہ سخت زخمی تھا۔ اسلئے اُسکو سول سرجن جہلم کے پاس بھیجا گیا۔ مگر اُس کی حالت خراب دیکھکر مجسٹریٹ درجہ اول جہلم کی عدالت میں پولیس کے ذریعہ اُس کے بیان قلمبند ہوئے۔ اُس کے کچھ عرصہ بعد وہ مرگیا اس کے بعد جگت سنگھ اور بھاوج مسماۃ جشن دیوی کو بھی زخم لگے تھے۔ میرپور کے اسسٹنٹ سرجن اور مجسٹریٹ درجہ دوئم معہ پولیس کے اُس کے گھر پر آئے اور جگت سنگھ کی حالت نازک دیکھکر اُس کے بھی بیانات قلمبند کئے گئے۔ جس کے چندیوم بعد وہ بھی مرگیا۔ ہر دو مقتولین اور مسماۃ جشن دیوی نے حملہ آوروں کو شناخت کرلیا تھا۔ جنکے نام اُنہوں نے اپنے بیانات میں ظاہر کردیئے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ملزمان کا چالان عدالت میں کیا گیا۔ بعض ملزم جو روپوش ہوگئے تھے وہ بھی پولیس نے گرفتار کرلئے تھے۔ مقدمہ ایک پارسی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش ہوا۔ گواہان نے بیان دیئے۔ عدالت نے چار ملزموں پر قتل اور ڈکیتی کا فرد جرم لگاکر انکو سشن سپرد کردیا اور دو ملزمان کو رہا کردیا۔ عدالت سشن سے ۳ ملزمان کو پھانسی کی سزا ملی۔ اور ایک ملزم بری ہوگیا۔ ہائیکورٹ میں اپیل ہونے پر راجہ حیات علی خاں کو سزا پھانسی اور دو ملزمان کو عمر قید کی سزا ہوئی۔ اس کا اپیل ملزمان کی طرف سے مہاراجہ صاحب جموں وکشمیر کی پیشگاہ میں دائر ہوا۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب نے بعد کامل سماعت اور غور کے اپیل خارج کردیا۔ اور جرمانہ کی رقم جو ماتحت عدالت نے بطور سزا قائم کی تھی معاف کردی۔ اس کا اپیل ملزمان کے پیروکار نے حضور وائسرائے کے ہند کونسل میں دائر کردیا جسکی خبر مستغیث کو مطلق نہیں ہوئی۔ چنانچہ حضور وائسرائے نے ان تمام ملزمان کو رہا کرنے کا حکم ریاست جموں میں بھیجدیا جس پر سب ملزمان رہا ہوگئے۔

اس پر ریاست جموں کے باشندگان اور مقصوصاً مقام واردات کے رہنے والے سخت حیران ہیں۔ اور سب کا خیال ہے کہ کاش حضور وائسرائے ہند تمام واقعات پر نظرثانی فرمائیں۔ (د)

کیا چین عیسائی ہوجائیگا

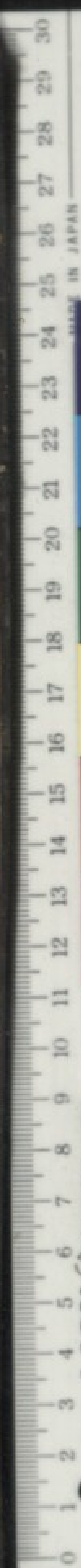
ہمعصر آریہ گزٹ رقمطراز ہے کہ

ایشیا کا سب سے بڑا ملک نہ صرف ملکی طور پر ایک بڑے انقلاب کے بیچ سے گذر رہا ہے۔ بلکہ مذہبی طور پر بھی ایک بھاری انقلاب آرہا ہے۔ اور اگر آیا نہیں تو بہت جلد اس کے آنے کی اُمید ہے۔ مسیح کی بھیڑیں چین میں بڑی تیزی اور جوش سے کام کررہی ہیں۔ چنانچہ پادریوں کے کام کی بابت جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۰۷ء سے ۱۹۰۹ء تک اکیلے گریٹ برٹن نے چین میں عیسائی دہرم کے لئے ایک کروڑ ساڑھے ستاون لاکھ روپیہ دیا۔ اور یہ بھاری رقم اپیل پر نہیں ملی۔ بلکہ خود بخود لوگوں نے مشن کی امداد کے لئے دی اس کا تو ذکر ہی کیا ہے جو چینی دیتے ہیں۔ ... پادری عیسائیت کا پرچار کررہے ہیں۔ تین چار ماہ کا عرصہ گذرا انقلاب چین سے پہلے امریکن کرسچن سوسائٹی کی طرف سے کئی لاکھ روپیہ چین کے قحط زدہ لوگوں کی امداد کے لئے بھیجا گیا تھا۔ لیکن یہ خطرہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ چین کی اورتی جمہوری سلطنت کا اُستید ار پریزیڈنٹ سن یات سن ایک پکا عیسائی ہے۔ اور اگر یہ بات سچ ہے کہ راجہ کے دہرم کا رعایا پر کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہے تو یہ اندیشہ کرنا بیجا نہیں ہے کہ چین کے بودہ جلد ہی اپنے آبائی دہرم کو الوداع کہتے ہوئے عیسائی ہوجاوینگے۔

نور افشاں:۔ اس ہمعصر آریہ گزٹ کو کیا خوف ہوگیا ہے؟ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ویدہ کی صداقت دکھلادیں تو کیا اُن کے لئے میدان کُھلا نہیں ہے؟ پر شاید وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ چینی عیسائی نہ ہوں اور گو دہریہ ہوں یا نہ ہوں اُسکی تو کچھ پرواہ نہیں ہے۔ ایسی ضد پر ہم کو افسوس آتا ہے۔

رسید زر

پادری ٹامس ہاول ۱۹۱۲ء عہ۔ منشی عطاءاللہ کوہاٹی ۱۹۱۲ء عہ۔ سردار بوٹا سنگھ ۱۹۱۲ء عہ۔ ڈاکٹر براؤن ۳ کاپی ۱۹۱۲ء عـــہ۔ حکیم تلسی داس ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری ٹوی شہباز ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری گولڈ سمتھ واسطے مسیح دیال ۱۹۱۲ء عہ۔ مس جے۔ بے جیکب ۱۹۱۲ء عہ۔ منشی یعقوب مسیح ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری آسانند رائے ۱۹۱۲ء عہ۔ منشی ہیرا سنگھ ۱۹۱۲ء عہ۔ مسٹر جے ڈی ایم۔ کیدار ۱۹۱۲ء عہ۔ ڈاکٹر ای سی جشوعہ اشتہار عہ۔ پادری جے ایف سموئیل ۱۹۱۱ء و ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری آر ایچ۔ اے۔ ہسلم ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری حاکم سنگھ ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری قاضی خیراللہ ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری چارلس ایچ ہمنگ ۱۹۱۲ء عہ۔ مس ایچ۔ مور ۱۹۱۲ء عہ۔ مسٹر این جینین ۱۹۱۲ء عہ۔ بابو کالینیاں ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری آر میکسویل ۱۹۱۲ء عہ۔ مس ایم۔ ای پریٹ ۱۹۱۲ء عہ۔ مسٹر نور احمد ٹھیکیدار ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری ڈیل پورٹر ۱۹۱۲ء عہ۔ منشی عنایت ۱۹۱۲ء عہ۔ مس ایشر داس ۱۹۱۲ء عہ۔ ہیڈ ماسٹر ایم۔ اے۔ شن (۱۲) ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری ڈیوڈ ولکی ۱۹۱۲ء عہ۔ مسٹر ایشری پرشاد ۱۹۱۲ء عہ۔ ڈاکٹر ای سی جشوعہ ۱۹۱۲ء عہ۔ مس ایم۔ رو ۱۹۱۲ء عہ۔ مسٹر ای مینویل ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری نظام الدین ۱۹۱۲ء عہ۔ بابو ڈیوڈ جہانگیر ۱۹۱۲ء عہ۔ ڈاکٹر این متھائس ۱۹۱۲ء عہ۔ بابو گستو رچند ۱۹۱۲ء عہ۔ مسٹر جی ونیشورا ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری ایم آر اہرنس ۳ کاپی ۱۹۱۲ء عہ۔ پادری ایم آر اہرنس ۱۹۱۲ء عہ۔ مسٹر یوسی جارج تقایا ۳ دسمبر ۱۹۱۱ء تک عہ۔ پادری قاسم علی ۱۹۱۲ء عہ۔ دریائی ...



انجیل برنباس

من تصنیف عبدالاحد از کاڑہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہوگئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے رسالہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب

جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہرایک مسیحی کو چاہیئے کہ اس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ

رومن اُردو ۸ر۔ فارسی اُردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددوی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ر +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہی +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



پچیس برس کی پُرانی اور جہان مشہور دوکان
فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہی

جیبی گھڑیاں

میٹل پرخیاط واچ قیمت ے ؍
میٹل سورج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۲ برس
میٹل پرواز رواچ قیمت ے گارنٹی ۵ برس
میٹل پرانمیور واچ قیمت معہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں موگرے کی چابی والی اور دیکھنے میں نہائت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت صہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ۲۵ تک کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ے سے لیکر ۲۵ تک اور دیوار پر لگانے کے کلاک اور ٹیبک کلاک صہ سے لیکر ۸۰ تک ملینگے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہے +
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہی بیوپاریوں کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ :- **چنی لال چھگن لال**
بمقام ۲۸۸ عبدالرحمان اسٹریٹ۔ بمبئی۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جُلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی ترب معمول نہائے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل پیر اپنی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیے۔ قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ (۵؍) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ (۵؍)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہوجاتا ہی۔ یہہ دوا لحظہ میں اُس کو پانی کردیتا ہے۔ درد ریاح جیسے گیس چک ٹیک رگوں میں لہر ہیں۔ کن کنی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہی۔ درد وغیرہ نصف سر میں ہو۔ دور ہوجاتا ہی اسلئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ ہر +

المشتہر
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی گرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اُردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گیوتم راؤ کیشو اوشدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنیکی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونے والی بے مقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصّوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا۔ ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کر آنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤنکا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چھٹے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۶؍ +

ملنے کا پتہ :- **گیوتم راؤ کیشو**
کا دواخانہ ٹھاکردوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براوز چھپا